سوال

(265) بینک کا نفع

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنک والے سیونگ کھاتے میں رکھے ہوئے سرمایہ پر نفع دیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ اسے کاروبار میں لگاتے ہیں، کیا یہ منافع بھی سود کے ضمن میں آتے ہیں، اس کے متعلق تفصیلی فتویٰ درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنک میں عام طور پر ہر دو قسم کے کھاتے ہوتے ہیں، ایک کرنٹ کھاتہ اور دوسرا سیونگ کھاتہ، کرنٹ میں رکھی گئی رقم پر بنک کسی قسم کا نفع نہیں دیتا اور نہ ہی اس سے زکوۃ کی رقم کاٹی جاتی ہے، البتہ بنک اس رقم کواپنے استعمال میں ضرور لاتا ہے اور اسے دوسروں کو سود پر دیتا ہے، ہمارے رجحان کے مطابق اس کھاتے کے ذریعے گناہ اور ظلم پر بنک کا تعاون کیا جاتا ہے جس کی قرآن میں ممانعت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، ظلم اور گناہ میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔'' [1]

اگرچہ کرنٹ کھاتے میں رکھی ہوئی رقم پر اس کے اصل مالک کو کچھ نہیں دیا جاتا تاہم اس رقم کو سودی کاروبار کےلیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بنک میں دوسرا کھاتہ سیونگ کہلاتا ہے، اس رقم پر اصل مالک کو سود بھی دیا جاتا ہے جسے بنک والے منافع کا نام دیتے ہیں۔ لیکن نام کی تبدیلی سے حقیقت نہیں بدل جاتی، لوگوں کو پھانسنے کےلیے اس کھاتے کے مختلف نام ہے، اس کھاتے میں رکھی ہوئی رقم کو آگے بھاری سود پر دوسروں کو دیا جاتا ہے، پھر P.L.S ہیں۔ مثلاً شراکتی کھاتہ، نفع اور نقصان کی بنیاد پر شراکت داری، اس کا مشہور نام (اس سود کو ایک خاص شرح سے اصل مالک کے کھاتے میں جمع کر دیا جاتا ہے، اگرچہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کھاتے میں جمع شدہ رقم کو کاروبار میں لگایا جاتا ہے اور اکاؤنٹ ہولڈر کی حیثیت ایک شریک کی ہوتی ہے لیکن زمینی حقائق اس دعویٰ کے منافی ہیں، کیونکہ اس میں سودی رقم کو مارک اپ جیسے حسین الفاظ کا نام دیا گیا ہے، بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق سیونگ کھاتے میں رکھی ہوئی رقم پر ملنے والے ''منافع'' سود ہی ہیں، ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے، اگر حکومت واقعی غیر سودی نظام ختم کرنا چاہتی ہے تو نیک نیتی کے ساتھ اس پورے نظام کو بدلنے کا تہیہ کرے جو خالص سود پر مبنی ہے تاکہ مسلمان پوری یکسوئی کے ساتھ غیر سودی بینکاری کو کامیاب بنانے میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

---

[1] المائدہ: ۲۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:246

محدث فتویٰ